قرآن کریم کے سندھی تراجم اوران کی خصوصیات

عبدالعزیز نہڑیو ☆

The Sındh Coast is termed as "The Gate way of Islam" by the historians. Muslim forces entered this area in early 8th century A.D under the expedition of Muhammad Bin Qasim. Hence, Sindhi was the first language which confronted the Arabic and in this way, the Holy Quran was for the first time was translated into Sindhi in the subcontinent. I discussed the characteristics of different Sindhi tranalstion works of the Holy Quran including the translation of Qazi Aziz Ullah Matiyarvi, Maulana Muhammad Siddique Naurang pota, Maulana Taj Mahmud Shah Amroti, Maulana Qazi Abdul Razzaq, Maulana Muhammad Madni, Maulana Abdul Rahim Magsi, Maulana Ahmed Mallah, Sheikh Abdul Aziz Arab, etc.

اسلام کی مقدس الہامی کتاب قرآن کریم عربی زبان میں نازل ہوئی کیونکہ قرآن کریم کے پہلے مخاطب عرب تھے اور ان کی مساوی زبان عربی تھی اس لئے قرآن کریم کی معنی ومطلب سمجھنے میں ان کو کوئی دقت پیش نہ آئی تھی اگر انہیں کوئی بات سمجھ میں نہیں آتی تھی تو صحابہ کرام خود رسول اللہ ﷺ سے معلوم کر لیتے تھے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو جہاں دوسرے اعلیٰ مناصب پر فائز فرمایا تھا، وہاں ایک منصب قرآن کریم کے مفسر اور ترجمان کا بھی تھا ارشاد ہے:

﴿ وَاَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ ﴾ (۱)

''اور ہم نے یہ ذکر (قرآن کریم) آپ کی طرف اتارا ہے کہ لوگوں کی جانب جو نازل فرمایا گیا ہے آپ اسے کھول کھول کر بیان کردیں۔''

جیسے جیسے اسلام کا پیغام سرزمین عرب سے نکل کر آگے بڑھنے لگا تو غیر عربی اور عجمی ذہنیت کے لئے قرآن مجید کی تعلیمات سمجھنے میں دشواری پیش آئی تو اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں نے مقامی

☆ لیکچرار اسلامیات، گورنمنٹ ڈگری کالج کالی موری، حیدرآباد سندھ۔

زبانوں میں قرآن مجید کا ترجمہ کر کے آسانی پیدا کی۔

سر زمین سندھ عہد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں اسلام کے نور سے منور ہو چکی تھی لیکن پہلے صدی ہجری کے اواخر میں غازی محمد بن قاسم کے ہاتھوں باقاعدہ فتح ہوئی اور اسلامی حکومت کا قیام عمل میں آیا ہوسکتا ہے کہ اس وقت اہل سندھ کو دین سکھانے کے لئے سندھی زبان میں کتابیں لکھیں گئیں ہوں جس قرآن کریم کا سندھی ترجمہ بھی شامل ہوسکتا ہے۔لیکن تاریخی لحاظ سے ثابت ہے کہ دنیا کی دوسری زبانوں کی مقابلے میں سب سے پہلے قرآن مجید کا ترجمہ سندھی زبان میں ہوا۔

مشہور عرب سیاح اور مؤرخ بزرگ بن شہریار الرامھرمزی اپنی مایہ ناز کتاب ''عجائب الہند'' میں ذکر کرتے ہیں کہ

270ھ میں الور کے ہندو راجا مہروک بن رائق نے منصورہ سندھ کے مسلمان حاکم عبداللہ بن ہباری کو لکھا کہ اسلام کے عقائد و تعلیمات پر کسی اچھے عالم سے سندھی زبان میں ایک کتاب لکھوا کر بھیجئے۔عبداللہ بن عمر ہباری نے یہ کام عراقی عالم کے سپرد کیا جو کافی عرصہ سے سندھ میں مقیم تھا وہ سندھی خواہ دوسری مقامی زبانوں پر دسترس رکھتا تھا۔اس نے سندھی نظم میں کتاب لکھ کر راجا کو بھیجا۔راجا کتاب پڑھ کر نہ صرف اسلام سے متاثر ہوئے بلکہ مصنف کے علمی مرتبہ سے بھی بے حد متاثر ہوئے اور راجا کو لکھا کہ اس مصنف کو ان کی پاس بھیج دیا جائے۔وہ عالم تین سال راجا کی پاس رہا اور 372ھ میں جب واپس عبداللہ بن ہباری کے پاس آیا تو بتایا کہ راجا دل سے مسلمان ہو چکا ہے لیکن مخالفین کے ڈر سے اس کا اظہار نہیں کرتے۔

مصنف نے راجا کی فرمائش پر قرآن پاک کا سندھی میں ترجمہ اور تفسیر لکھی جس کو وہ روزانہ بلاناغہ سنتے تھے۔ایک دن سورۃ یٰس کی آیت ''مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ'' کا ترجمہ ان کو بتایا گیا تو وہ فوراً تخت سے نیچے اتر آئے اور دوسری مرتبہ ترجمہ سن کی سجدہ میں گر گئے اور بہت روئے۔ جب کافی دیر کے بعد سجدہ سے اٹھے تو ان کی زبان سے بے اختیار یہ الفاظ نکلے: ''بے شک وہی رب معبود ہے جو ازلی اور ابدی ہے۔'' اس نے ایک جگہ بھی تیار کروائی جس میں تنہائی میں نماز پڑھتے تھے۔ (۲)

اسی ترجمہ قران کی نوعیت اور رسم الخط کی بارے میں یقین سے کچھ نہیں کہا جا سکتا اور حوادث زمانہ کی وجہ سے محفوظ نہیں رہ سکا۔

عرب اقتدار کے خاتمہ کے بعد سندھ میں مقامی سومرہ خاندان برسر اقتدار آیا۔ ان کی دور میں سندھی زبانوں کو فروغ حاصل ہوا۔ علمی مراکز قائم ہوئے جہاں بڑے بڑے علماء، مفسرین اور محدثین نے خدمات سرانجام دیں۔ لیکن اس دور کا علمی، ادبی اور مذہبی ذخیرہ دستیاب نہیں ہوسکا ہے۔ ان کے بعد سمہ خاندان پھر ارغون اور ترخان خاندان برسر اقتدار آئے۔ جس کے بعد مغل امراء کا دور شروع ہوا۔ اس زمانے میں سندھی زبان کی ترقی بدستور جاری رہی اگر چہ مغل دور میں فارسی کے غلبہ سے سندھی کی رفتار سست ہوگئی تھی۔ لیکن جب دوبارہ مقامی کلہوڑہ خاندان کا دور شروع ہوا تو سندھی کو بے حد فروغ حاصل ہوا یہ دور سندھ کی تاریخ میں علمی، ادبی اور مذہبی نقطۂ نگاہ سے نہایت اہم دور سمجھا جاتا ہے۔ ہمارے پاس جو بھی قدیم دینی کتابیں سندھی زبان میں موجود ہیں ان کا سلسلہ تین سو سال پہلے کلہوڑا دور کے ابوالحسن ٹھٹوی کی ''مقدمۃ الصلوٰۃ'' یا ''ابوالحسن ٹھٹوی کی سندھی'' ہے جو قدیم سندھی نظم میں لکھی گئی ہے۔ ان کے مخدوم ضیاء الدین ٹھٹوی اور دیگر بزرگوں نے بھی اس ضمن میں بڑا کام کیا ہے۔ آگے چل کر مخدوم ضیاء الدین ٹھٹوی کے شاگرد مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی نے بے شمار دینی کتابیں لکھیں۔ جن میں سے قرآن کریم کے آخری پارہ کا ترجمہ اور تفسیر ہاشمی مشہور ہے جو قدیم سندھی نظم میں ہے۔ قرآن کریم کے کچھ حصہ کا پرانا سندھی ترجمہ یہیں موجود ہے کلہوڑہ دور حکومت کے بعد تالپور عہد اور پھر انگریزی دور میں سندھی ایک مکمل زبان بن گئی۔ <u>1854</u>ء میں انگریزوں نے موجودہ سندھی رسم الخط کی تشکیل کی جس کے بعد سندھی تصنیف، تالیور اور طباعت کو خوب فرغ حاصل ہوا۔

ہم یہاں مشہور سندھی ترجمہ اور تفسیر کا تعارف پیس کرتے ہیں۔

ا۔ قرآن مجید مترجم قاضی عزیز اللہ مٹیاری:

قرآن مجید کا سندھی ترجمہ آخوندہ عزیز اللہ مٹیاری نے تیرہویں صدی ہجری کے شروع میں لکھا ہے۔ آخوند پہلے سندھی عالم ہیں جنہوں نے خالص سندھی نثر میں قرآن کریم کا ترجمہ اور حاشیہ لکھا جس سے دوسری سندھی علماء کے لئے قرآن مجید کی سندھی ترجمہ کرنے کے لئے آسانی

پیدا ہوئی گویا کہ ترجمہ بعد میں آنے والے علماء کے لئے ایک راہنما اور رہبر کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ ترجمہ گجرات اور بمبئی سے چھپتا رہا ہے۔ ایک ایڈریس ۱۳۲۰ھ میں چھپا جس میں آخوند کے سندھی ترجمہ کے ساتھ ساتھ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا فارسی ترجمہ بھی شامل ہے۔

آخوندہ کا یہ سندھی ترجمہ فنی اعتبار سے اوائلی نری ترجمہ ہے۔ اسلوب بیان کی وجہ سے سندھی علماء نے اس ترجمہ کو معیاری قرآن قرار دیا ہے۔ یہ ترجمہ ایک بڑا علمی کارنامہ ہے۔ سندھی زبان کے نری دینی ادب کی یہ پہلی کڑی ہے جس میں آخوندہ کامیاب نظر آتے ہیں۔ قرآنی عبارات کی نیتجے انکار لفظی ترجمہ دیا گیا ہے اس کے نیتجے شاہ ولی اللہ دہلوی کا فارسی ترجمہ دینے کا یہی سبب معلوم ہوتا ہے کہ سندھی ترجمہ پڑھنے اور سمجھنے میں آسانی ہو کیونکہ آخوندہ کے دور میں سندھ میں فارسی کا زیادہ غلبہ تھا۔

آخوندہ عربی اور فارسی زبانوں پر عروج رکھتے تھے اس لئے ان کی تحریروں پر عربی اور فارسی کا رنگ غالب نظر آتا ہے۔ ان کا یہ سندھی ترجمہ فارسی ترجمہ کے بغیر بھی کئی بار چھپتا رہا ہے۔ (۴)

۲: قرآن مجید مترجم مولانا محمد صدیق نورنگ پوتہ:

مولانا محمد صدیق ولد مخدوم عبدالرحمٰن اپنے وقت کے مشہور عالم تھے۔ تحصیل علم کے بعد بمبئی میں سکونت اختیار کی اور دینی علوم کی اشاعت خصوصاً پرانی سندھی کتابوں کی طباعت کے لئے "مطبع حسینی" قائم کی اور 1295ھ میں سب سے پہلے مطبع حسینی سے یہ سندھی ترجمہ اور حاشیہ شائع کیا۔ اس کے بعد یہ ترجمہ کئی بار چھپ چکا ہے۔

مولانا محمد صدیق کے اس ترجمہ اور حاشیہ کا رنگ اور ڈھنگ آخوند عزیز اللہ مٹیاروی کے ترجمہ جیسا ہے۔ ترجمہ کی زبان سندھ کے جنوبی خطہ "لاڑ" والی استعمال کی گئی ہے۔ ترجمہ تحت لفظی ہونے کی وجہ سے نہایت آسان اور دلکش ہے۔ فاضل مترجم نے ترجمہ کے ساتھ ساتھ سندھی میں تفسیری حواشی بھی لکھے ہیں۔ آخوند عزیز اللہ مٹیاروی کے بعد مولانا محمد صدیق کا ترجمہ اور حاشیہ ایک منفرد حیثیت رکھتا ہے۔

۳: قرآن مجید مترجم مولانا تاج محمود شاہ امروٹی:

قرآن کریم کا یہ بامحاورہ سندھی ترجمہ سندھ کے مایہ ناز عالم اور روحانی بزرگ مولانا سید تاج

محمود شاہ امروٹی صاحب کا ہے۔ آخوند عزیز اللہ اور مولانا محمد صدیق کے ذکر کردہ تراجم کافی حد تک تحت اللفظ تراجم تھے اور ان کی زبان بھی قدیم تھی۔ لیکن ان کے مقابلہ میں یہ معیاری اور بامحاورہ ترجمہ ہے۔ جس قدر مولانا امروٹی صاحب کی سندھی عبارت میں جدید نثر کی خوبیاں نظر آتی ہیں، اس قدر کسی دوسرے ترجمہ میں نظر نہیں آتیں۔ مولانا امروٹی کو عربی زبان کے ساتھ سندھی زبان پر بھی دسترس حاصل تھی۔ قرآن کریم اللہ کا کلام ہے جو عربی میں نازل ہوا ہے، جس کا اپنا مزاج ہے۔ اس کو ایک بامحاورہ ترجمہ کی صورت میں پیش کرنا بڑی مہارت کا کام ہے۔ امروٹی صاحب کی محنت اور جفاکشی کا اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ آپ نے جب سندھی ترجمہ کا ارادہ کیا تو ایک بڑا دینی کتب خانہ قائم کیا اور مولانا عبیداللہ سندھی کی نگرانی میں ''امروٹ'' میں بڑا دینی مدرسہ قائم کیا، جہاں کئی قابل ذکر علماء نے تحصیل علم سے فراغت حاصل کی۔ ان کی مجالس میں علماء کا جم غفیر موجود رہتا تھا۔ آپ کے کتب خانہ میں قرآن کریم کے تفاسیر کا وسیع ذخیرہ موجود تھا۔

آپ کا یہ سندھی ترجمہ کئی خصوصیات کا حامل ہے۔ فصاحت اور بلاغت سے پُر ہے۔ ترجمہ اتنا آسان اور سادہ ہے کہ ہر کس و ناکس اسے آسانی سے سمجھ سکے۔ آپ کا ترجمہ دیگر سندھی تراجم میں نمایاں حیثیت رکھتا ہے، جس طرح مرزا قلیچ بیگ نے سندھی زبان و ادب میں جدید نثر کا بنیاد رکھا، اسی طرح مولانا امروٹی صاحب نے دینی ادب اور قرآن کریم کے ترجمہ کے سلسلہ میں جدید نثری رنگ اختیار کر کے علماء کے لئے راہ ہموار کی۔ آپ کے ترجمہ کے سلسلہ میں مشہور محقق علامہ غلام مصطفیٰ قاسمی صاحب لکھتے ہیں کہ

> ''مولانا امروٹی کا یہ ترجمہ اتنا مستند، بامحاورہ اور عمدہ ہے کہ جس طرح فارسی میں شاہ ولی اللہ دہلوی کا ترجمہ اعجاز کا درجہ رکھتا ہے، اسی طرح مولانا امروٹی کا یہ ترجمہ بھی وہی حیثیت رکھتا ہے۔''

الغرض ان کا یہ ترجمہ سندھ کے دینی ادب کے نثری صنف میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ جس بھی عالم نے قرآن پاک کے سندھی ترجمہ کرنے کی کوشش کی ہے، اس کے سامنے مولانا امروٹی کا یہ ترجمہ ضرور رہتا ہے۔

مولانا تاج محمود امروٹی صاحب نے ''تذکیر المؤمنین'' کے نام سے سورۂ یاسین کا سندھی میں

منظوم ترجمہ اور تفسیر اور ''نور الایمان تفسیر عروس القرآن'' کے نام سے سورۂ الرحمٰن کا منظوم ترجمہ اور تفسیر بھی تصنیف کی ہیں۔

۴: قرآن مجید ترجمہ اور حواشی مولانا قاضی عبدالرزاق صاحب:

قرآن پاک کا یہ مکمل سندھی ترجمہ سندھ مدرسۃ الاسلام کے استاد مولانا قاضی عبدالرزاق روہڑی والے نے کیا ہے۔ ہر آدھے صفحہ پر عربی متن کے نیچے سندھی ترجمہ دیا گیا ہے۔ باقی آدھے صفحے پر ان آیات کے خاص خاص مقامات اور واقعات کا عالمانہ انداز میں حاشیہ لکھا گیا ہے۔

قاضی صاحب کا یہ ترجمہ ترتیب کے ساتھ اور ایک خاص رنگ و ڈھنگ میں کیا گیا ہے۔ مقدمہ میں قرآن پاک کی تعلیم کی اہمیت، قرآن کریم کی خصوصیات، تلاوت کے طریقے اور اوقات، قرآن کریم کے مضامین کی فہرست پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ قاضی صاحب نے حاشیہ پر اپنے دور کے علماء اور قدیم مفسرین کی تفسیر سے مواد لیا ہے۔ آیات کی تشریح میں احادیث، فقہی روایات سے بھی مدد لی گئی ہے۔

قاضی صاحب کا یہ ترجمہ اگرچہ مختصر ہے، لیکن اس میں جامع اور مکمل تفسیر کی جھلک نظر آتی ہے۔ یہ ترجمہ سندھ کے ہر طبقہ میں مقبول ہوا اور سندھ کے دینی ادب میں اضافہ کا سبب بنا۔ (۸)

۵: قرآن مجید مترجم قاضی عبدالرزاق:

قرآن کریم کا یہ مکمل سندھی ترجمہ قاضی عبدالرزاق صاحب نے مشہور ادیب مرحوم محمد عثمان ڈیپلائی کے لئے کیا ہے۔ جسے ڈیپلائی صاحب نے جدید طرز پر کالموں میں ایک طرف قرآن پاک کی عربی عبارت اور دوسری طرف سندھی ترجمہ دے کر شائع کیا ہے۔

قاضی صاحب کا یہ ترجمہ ان کے پہلے ذکر کردہ ترجمہ کی بنسبت مختلف نوعیت کا ہے۔ سندھی عبارت میں ترجمہ کو پوری طرح واضح کرنے کے لئے گرامر کے اصولوں کے مطابق جدید نثر کے اصولوں کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ تاکہ قرآن پاک کے اصل مفہوم کو سمجھنے میں آسانی ہو۔ قرآن کریم کا یہ سندھی ترجمہ ان خصوصیات کی بنا پر سندھ کے مذہبی ادب میں اہم مقام رکھتا ہے۔ (۱۰)

۶: قرآن مجید مترجم مع حواشی قاضی عبدالرزاق:

قاضی عبدالرزاق کا یہ تیسرا ترجمۂ قرآن کریم ہے، جو انہوں نے مولانا اشرف علی تھانوی صاحب کے اردو ترجمہ اور حاشیہ ''بیان القرآن'' کو سامنے رکھ کر کیا ہے اور حاشیہ پر تشریحی نوٹ بھی بیان القرآن سے ترجمہ کیے ہوئے ہیں۔ ترجمہ کے شروع میں سورتوں کی فہرست، تلاوت کے آداب اور فضائل ذکر کیے گئے ہیں، تاکہ تلاوت کرنے والے کو ہر بات آسانی سے سمجھ میں آجائے۔ ان کے علاوہ سورتوں کی خصوصیات اور فوائد، نبی ﷺ کی سوانح حیات اور نسب نامہ بیان کیا ہے۔

قاضی عبدالرزاق کا یہ سندھی ترجمہ بامحاورہ سندھ میں ہے۔ عربی متن کے نیچے خوبصورت سندھی عبارت میں ترجمہ کیا ہے۔ قاضی صاحب مولانا تاج محمود امروٹی کے ترجمہ سے بے حد متاثر ہے۔ اس لئے کوشش کر کے وہی طریقہ اختیار کیا ہے۔ قرآن کریم کے ترجمہ کے اصول وقواعد کو مدنظر رکھا ہے۔ قاضی صاحب عربی، فارسی اور سندھی کے عالم تھے اور ساتھ ساتھ جدید علوم سے بھی آشنا تھے۔ اس لئے کوشش کر کے جدید سندھی نثر کے ڈھنگ میں اپنی عبارت لکھنے کی کوشش کی ہے اور اس میں کامیاب گئے ہیں۔ چونکہ قاضی صاحب سندھ کے مدرسۃ الاسلام کراچی میں فقہ کے استاد تھے، اس لئے طلبہ کو سندھی زبان میں فقہی مسائل پڑھاتے اور سمجھاتے ان کی سندھی نثر کی عبارت میں پختگی آ گئی تھی۔ اس لئے ان کے اس ترجمہ میں بھی پختگی دیکھنے میں آتی ہے۔ ان کا یہ ترجمہ فصاحت و بلاغت کی خوبیوں سے معمور ہے اوران کی سندھی عبارت سندھی نثرنویسی کے جدید گرامر کے اصولوں کے مطابق ہے۔ (۱۱)

ان تینوں تراجم کے علاوہ قاضی عبدالرزاق صاحب نے ''تفسیر معلم القرآن'' کے نام سے پارہ عم کے آخری ربع کی تفسیر (۱۲) اور ''تفسیر فتح الرحمٰن'' کے نام سے سورۃ فاتحہ کی تفسیر سندھی زبان میں لکھیں۔ (۱۳)

۷: قرآن شریف مترجم مولانا محمد مدنی:

مولانا محمد مدنی صاحب قرآن، حدیث اور علوم عربیہ کے مستند ماہر تھے۔ اسلام قبول کرنے کے بعد بچپن میں حرمین شریفین تشریف لے گئے۔ تعلیم حاصل کرنے کے بعد مسجد الحرام میں

پڑھاتے رہے۔ مولانا عبیداللہ سندھی صاحب کے مشورہ سے واپس سندھ میں آئے۔ پہلے مدرسہ دارالرشاد پیر جھنڈو میں تعلیم دیتے رہے۔ اس کے بعد سندھ مدرسۃ الاسلام کراچی میں عربی کے استاد مقرر ہوئے وہاں قرآن مجید کا سندھی ترجمہ کرنے کا شوق ہوا۔ عربی تفاسیر اور لغات کے عمیق مطالعہ کے بعد ترجمہ کرتے تھے۔ آپ نے بڑی محنت اور جانفشانی سے جدید طرز پر بامحاورہ ترجمہ کیا ہے۔ اس ترجمہ کی خوبی یہ ہے کہ محاورہ کی رعایت کے ساتھ قرآن کریم کا کوئی بھی لفظ ترجمہ سے خالی نہیں چھوڑا گیا ہے۔ کئی مقامات پر ترجمہ کی مدد سے مشکل تفسیری مسائل کو بھی حل کیا گیا ہے۔

ترجمہ کے ابتدا میں مولانا محمد مدنی کے داماد اور مشہور عالم مولانا غلام مصطفیٰ قاسمی صاحب کا عالمانہ مقدمہ بھی دیا گیا ہے اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی ''تفسیر فتح الرحمٰن'' کے مقدمہ کا سندھی ترجمہ بھی دیا ہے، جس سے ترجمہ کی اہمیت و افادیت بڑھ گئی ہے۔ حاشیہ پر ''تفسیر فتح الرحمٰن'' کا سندھی ترجمہ بھی علامہ قاسمی صاحب نے شامل کیا ہے۔ مولانا محمد مدنی کا یہ ترجمہ سلیس، بامحاورہ اور فصاحت و بلاغت کی خوبیوں سے مزین ہے۔ مولانا صاحب نے ترجمہ آسان اور عام فہم انداز میں کیا ہے، تاکہ زیادہ یا کم علم والا اس کو آسانی سے پڑھ کر سمجھ سکے۔ کئی مقامات پر سندھی کے محاورے اور اصطلاح بھی استعمال کی ہیں، جن کی وجہ سے ترجمہ کی عبارت جاذب اور دلکش بن گئی ہے۔

مولانا مدنی کا یہ ترجمہ مجموعی طور پر سندھی زبان کے موجودہ دور کے تراجم میں نہایت اعلیٰ اور معیاری ہے۔ اگر دیکھا جائے تو مولانا تاج محمود امروٹی کے بعد مدنی صاحب کا یہ ترجمہ ہر لحاظ سے بہتر ہے۔ (۱۴)

نیز مولانا محمد مدنی صاحب نے قرآن کریم کے آخری چار پاروں کا الگ ترجمہ اور تفسیر بھی لکھی ہے۔ ترجمہ اور تفسیر سے پہلے ہر سورت کے مضمون کا خلاصہ اور شان نزول بیان کیا گیا ہے۔ سورتوں میں آپ ربط ذکر کرتے ہیں، بعض جگہوں پر قرآن کریم پر اٹھنے والے اعتراضات کا کافی و شافی جواب دیا ہے۔ تفسیر کی زبان نہایت سادہ اور عام فہم ہے۔ (۱۵)

۸۔ قرآن مجید مترجم مولانا عبدالرحیم مگسی:

قرآن شریف کا یہ ترجمہ سندھ مدرسہ کے استاد مولانا عبدالرحیم مگسی صاحب نے بامحاورہ، صاف اور دلکش سندھی زبان میں کیا ہے۔ سندھی عبارت جدید نثر کے اصولوں کے مطابق ہے، جس

سے ان کی قابلیت اور سندھی نثر پر دسترس معلوم ہوتی ہے۔ مولانا عبدالرحیم مگسی نے قرآن کریم کے ترجمہ سے پہلے قرآن کریم کے فضائل اور سیرت نبوی ﷺ پر روشنی ڈالی ہے۔ ان کے سندھی ترجمہ میں فصاحت و بلاغت کی خصوصیات ہمیشہ قائم رہے گی۔ آپ نے خالص الفاظ اور تشبیہات استعمال کی ہیں۔ تصنع اور تکلف سے اجتناب کیا ہے۔ ان کے ترجمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ سندھ میں اتنے قابل قدر علماء پیدا ہوئے ہیں، جن کی علمیت اور ذہانت کا نہایت اعلیٰ مقام ہے۔ یہ ترجمہ سندھی زبان کے بہترین تراجم میں شمار ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مولانا عبدالرحیم مگسی نے ''دلائل الایمان بتفسیر القرآن'' پارہ عم کے آخری ربع کی تفسیر بھی لکھی ہے۔ (۱۷)

۹۔ قرآن مجید مترجم سندھی منظوم مولانا احمد ملاح:

مولانا احمد ملاح کا شمار سندھ کے جلیل القدر علماء میں شمار ہوتا ہے۔ آپ کا تعلق زیریں سندھ کے شہر بدین سے تھا۔ دینی اور دنیوی علوم کے ساتھ سیاسی بصیرت کے مالک تھے۔ سندھی زبان کے عالم وادیب اور بے مثال شاعر تھے۔ آپ کا سب سے بڑا کارنامہ قرآن کریم کا سندھی منظوم ترجمہ ہے۔

مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی کے پارہ عم کے منظوم سندھی ترجمہ کے بعد مولانا احمد ملاح پہلے سندھی عالم ہیں جنہوں نے قرآن پاک کا مکمل منظوم سندھی ترجمہ کیا ہے۔ اس ترجمہ میں مولانا احمد ملاح نے مقصد اور مفہوم کے ساتھ اس کی اصلیت برقرار رکھی ہے اور ترجمہ کا پورا پورا حق ادا کیا ہے۔ ترجمہ کے دوران اگر کہیں سوالیہ جملہ نظر آیا ہے تو اس کا سندھ میں منظوم ترجمہ بھی اسی انداز میں کیا ہے اور شعر کی نزاکت برقرار رکھی ہے۔ ان کے ترجمہ میں تجنیس حرفی کی صنعت کو نہایت خوبصورت انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ آپ کا یہ منظوم ترجمہ سندھی زبان کا ایک بہترین شاہکار ہے۔ (۱۸)

۱۰۔ قرآن مجید مترجم شیخ عبدالعزیز عرب:

شیخ عبدالعزیز کا تعلق نجد سے تھا۔ سندھ میں کافی عرصہ رہے۔ عربی کے ساتھ سندھی بھی جانتے تھے۔ انہوں نے قرآن کریم کا بامحاورہ سندھی ترجمہ کیا ہے۔ ترجمہ فصیح و بلیغ اور سندھی نثر نویسی کے تقاضوں کو پورا کرتا ہے۔ عربی عبارت کو اس طرح سندھی کا جامہ پہنایا ہے کہ قرآن کریم کی اصل عبارت کے روح کو قائم رکھا گیا ہے۔ اس ترجمہ کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اکثر

سندھی تراجم میں وضاحت کے لئے زائد الفاظ استعمال کیے گئے ہیں، لیکن اس میں ترجمہ کو برقرار رکھ کر زائد الفاظ سے اجتناب کیا گیا ہے۔ سندھی عبارت کے قواعد اور جدید نثر نویسی کے اصولوں کو برقرار رکھا گیا ہے۔ مجموعی طور پر یہ ترجمہ عام فہم ہے۔ (۱۹)

۱۱۔ قرآن مجید مترجم مولانا نور محمد عادلپوری:

مولانا نور محمد عادلپوری گھوٹکی سندھ کے رہنے والے تھے۔ آپ کا یہ ترجمہ بامحاورہ اور عام فہم زبان میں ہے۔ ترجمہ سے قبل سورتوں کی فہرست، ہر سورت کی فضیلت، قرأت اور تجوید کے متعلق اہم باتیں سمجھائی گئی ہیں۔ حاشیہ پر وضاحتی نوٹ بھی تحریر کئے گئے ہیں، جو آیتوں کے مضامین کی مناسبت سے پیش آمدہ فقہی مسائل، آیات کے شان نزول، ناسخ اور منسوخ جیسی اہم باتوں سے متعلق ہیں۔ فقہ کے مشہور علماء اور مشہور و معتبر تفاسیر کے حوالے بھی جا بجا ملتے ہیں۔ مولانا عادل پوری کا یہ ترجمہ اور حاشیہ اپنی جگہ پر قابل ستائش ہے۔ (۲۰)

۱۲۔ قرآن پاک مترجم ومختصر حاشیہ قاضی شرف الدین سیوہانی:

قاضی شرف الدین خطاط سیوہن کے مردم خیر خطہ سے تعلق رکھتے تھے۔ اپنے وقت کے جدید عالم تھے۔ عربی اور سندھی پر عبور رکھتے تھے۔ آپ کا قرآن مجید کا تحت اللفظ ترجمہ ہے۔ ہر آیت کے عربی متن کے نیچے سندھی ترجمہ دیا گیا ہے۔ کئی آیات کے مضامین کی وضاحت میں حاشیہ بھی لکھا ہے۔ اسی طرح آیات کے شان نزول کو بھی واضح کیا ہے، جس کی وجہ سے ہر آیت کا مطلب ومعنیٰ آسانی سے سمجھا جا سکتا ہے۔ فصاحت و بلاغت کا خیال رکھا گیا ہے، ترجمہ میں قرآن پاک کے اصل عربی متن کی روح کو برقرار رکھا گیا ہے۔ قاضی صاحب نے جدید نثر کو استعمال کرنے کی کوشش کی ہے۔ سندھی کے محاورے اور اصطلاحات استعمال کی ہیں۔ (۲۱)

۱۳۔ قرآن مجید مترجم شاہ محمد پیرزادہ:

حاجی شاہ محمد پیرزادہ کا تعلق کنڈیارو ضلع نوشہرہ فیروز سے تھا۔ آپ نے قرآن پاک عربی متن کے بغیر ترجمہ کیا ہے۔ ابتدا میں ایک عالمانہ مقدمہ لکھا ہے، جس میں برصغیر پاک و ہند میں انگریز حکومت کے خاتمہ کے بعد سندھ میں آنے والی تبدیلیوں کا تجزیہ کرتے ہوئے با اثر لوگوں کے حالات اور ذہنوں کا بیان کیا ہے اور ان حالات کی اصلاح کا واحد ذریعہ قرآنی تعلیم کو قرار دیا ہے

اور یہ قرآن کریم کے معنیٰ و مطلب کو سمجھنے سے حاصل ہوسکتا ہے۔ یہ سندھی ادب میں ایک بلند پایہ تصنیف ہے۔

ترجمہ بامحاورہ اور شستہ زبان میں کیا ہوا ہے۔ نہایت قابلیت سے سندھی عبارت کے رنگ کو شروع سے آخر تک برقرار رکھا گیا ہے۔ آپ نے یہ ترجمہ شاہ رفیع الدین دہلوی کے اردو ترجمہ کو سامنے رکھ کر کیا ہے۔ ترجمہ میں سندھی محاورے اور اصطلاحات کا استعمال کیا گیا ہے۔ آیتوں کے نمبر دے کر آخر میں وضاحتی نوٹ لکھے ہیں، جن کا انداز تفسیری ہے۔ (۲۲)

۱۴۔ قرآن پاک مترجم مولانا محمد عالم سومرو:

اس ترجمہ کو پڑھنے سے عربی الفاظ کے معنیٰ و مفہوم کا علم ہوتا ہے۔ آپ نے یہ ترجمہ کم علم رکھنے والے سندھی لوگوں کی عربی عبارت کی معنیٰ سے واقفیت کے لئے کیا ہے اور اس میں کامیاب رہے ہیں۔ ترجمہ میں صاف اور نج سندھی الفاظ استعمال کیے گئے ہیں۔ (۲۳)

۱۵۔ قرآن مجید مترجم مولانا عبدالغفور کھڈے والے:

مولانا عبدالغفور مولانا محمد صادق کھڈے والے کے قریبی رشتہ دار اور داماد تھے۔ انہیں مولانا عبیداللہ سندھی کی صحبت سے فیض یاب ہونے کا شرف حاصل تھا۔ قرآن کریم سمجھنے اور سمجھانے کا انہیں زیادہ شوق رہتا تھا۔ سندھ ماڈرن پبلشنگ ہاؤس کے مالک میاں بشیر احمد کی فرمائش پر مولانا عبدالغفور نے بامحاورہ ترجمہ لکھا اور مختصر نوٹ بھی لکھے۔ ترجمہ نہایت سلیس اور عام فہم ہے۔ مولانا محمد مدنی صاحب اور مولانا غلام مصطفیٰ قاسمی صاحب نے بھی اس ترجمہ پر نظر ثانی کی ہے۔ (۲۴)

۱۶۔ ترجمہ قرآن مجید علامہ علی خان ابڑو:

علامہ علی خان ابڑو صاحب انگریزی علم و ادب کے ساتھ عربی، فارسی اور سندھی علم و ادب کے بھی ماہر تھے۔ آپ نے ''تفسیر المنیر'' کے نام سے قرآن پاک کا سلیس ترجمہ اور مختصر شرح کی ہے۔ آخری تین پاروں کا ترجمہ ضائع ہونے کی وجہ سے مولانا محمد مدنی کے ترجمہ سے شامل کر کے مکمل شائع کیا گیا ہے۔ آپ نے ایک عالمانہ مقدمہ لکھا ہے، جس میں قرآن کریم میں غور و فکر کی اہمیت اور افادیت پر مدلل انداز میں روشنی ڈالی گئی ہے۔ ہر آیت کے سامنے اس کے معنی دے کر حاشیہ پر مختصراً اس کی تشریح کی ہے۔ آپ نے آیات کی تشریح کرتے ہوئے قرآن پاک، حدیث

اورمختلف قدیم وجدید تفاسیر کی مدد سے سندھ کے معاشرتی حالات کا قدیم قوموں کے حالات سے موازنہ کر کے تفسیری نوٹ لکھے ہیں۔ ہر رکوع سے پہلے اس کے موضوعات کی نشان دہی کی گئی ہے، جس کی وجہ سے پڑھنے والے کی دل میں ترجمہ وتفسیر پڑھنے کا تجسس پیدا ہوتا ہے۔ آپ نے ترجمہ میں نہایت سادہ صاف اور عام فہم زبان استعمال کی ہے۔ کہیں کہیں وضاحت کے لئے بین القوسین انگریزی الفاظ بھی استعمال کیے ہیں۔ عربی اور فارسی کے مشکل الفاظ سے اجتناب کیا گیا ہے۔ مجموعی طور پر علامہ صاحب کا یہ ترجمہ وتفسیر سندھ کی نوجوان نسل کو قرآن کریم سمجھانے کے سلسلہ میں نہایت کارآمد ہے۔ (۲۵)

۱۷۔ قرآن پاک مترجم مولانا عبدالکریم قریشی:

مولانا عبدالکریم قریشی صاحب کا یہ سندھی ترجمہ اپنی نوعیت کا بہترین ترجمہ ہے۔ اس وقت تک سندھی زبان میں قرآن کریم کے تراجم شائع ہوئے ہیں، وہ یا تو بامحاورہ ہیں، یا تحت اللفظ۔ مولانا قریشی صاحب نے ان روایتی طریقوں سے ہٹ کر ایسے دلکش انداز میں ترجمہ کیا ہے کہ یہ ترجمہ تحت اللفظ اور محاوراتی ترجمہ کا امتزاج محسوس ہوتا ہے۔ اس سے قبل سندھی مترجمین نے کئی مقامات پر مطلب اور مفہوم واضح نہ ہونے کی وجہ سے کچھ الفاظ کا بین القوسین اضافہ کر کے ترجمہ بیان کیا ہے۔ مولانا صاحب نے کسی بھی جگہ یہ طریقہ اختیار نہیں کیا ہے، بلکہ ترجمہ کرتے ہوئے الفاظ کا اس طرح استعمال کیا ہے کہ کہیں بھی الفاظ بڑھانے کی صورت پیش نہیں آئی۔ ترجمہ کی یہ خوبی دیکھنے کے بعد کہہ سکتے ہیں کہ مولانا صاحب کو عربی کے ساتھ سندھی پر بھی مکمل دسترس ہے۔ اس ترجمہ میں ایک یہ بھی خوبی نظر آتی ہے کہ مولانا صاحب نے ترجمہ کرتے ہوئے ہر ایک آیت کے لفظ کے نیچے اس کا سندھی ترجمہ ایسی قابلیت سے پیش کیا ہے کہ آیت کا کوئی بھی حصہ ترجمہ کے بغیر نہیں رہا۔ اس لحاظ سے قرآن کریم کا ترجمہ اپنی انفرادی نوعیت کا ترجمہ ہے اور سندھ کے مذہبی ادب میں ایک قابل قدر اضافہ ہے۔ (۲۶)

۱۸۔ ترجمۂ قرآن مجید چار زبانوں میں: اردو، سندھی، انگریزی، فارسی - غلام اصغر ونڈیر علیگ:

اس ترجمہ کو غلام اصغر ونڈیر صاحب نے اردو، سندھی، انگریزی اور فارسی کے جن قدیم وجدید

تراجم کی مدد سے ترتیب دیا ہے، ان میں مولانا عبدالماجد دریا آبادی، مولانا فتح محمد جالندھری اور مولانا اشرف علی تھانوی کے اردو تراجم، مخدوم مولانا عثمان کان تنویر الایمان، تفسیر کوثر شاہ میردان شاہ سندھی میں اور علامہ عبداللہ یوسف علی اور مارماڈیوک پکتھال کے انگریزی تراجم اور شاہ ولی اللہ دہلوی کا فارسی ترجمہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ بقول مرتب: چار زبانوں کے مختلف ترجموں کو بیک وقت افقی طور پر لفظ بلفظ اور عمودی طور پر بحد امکان بامحاورہ بنا کر ترتیب دینے کے اعتبار سے یہ قرآن مجید کا ترجمہ اپنی نوعیت کی پہلی مثال ہے۔ انگریزی اور فارسی زبانوں کا ترجمہ جن کے صرفی اور نحوی قواعد میں کافی مشابہت پائی جاتی ہے، قرآن مجید کے عربی متن کے ساتھ رکھا گیا ہے، تاکہ مبتدی کو ہر لفظ کے معنیٰ اور مفہوم سمجھنے میں زیادہ سہولت ہو۔ اسی بنا پر انگریزی ترجمہ کو عربی متن کے دائیں طرف اور فارسی ترجمہ کو اس کے بائیں طرف رکھا گیا ہے۔ اسی طرح اردو اور سندھی کے ترجمے، جن کے صرفی اور نحوی قوانین ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں، متصل رکھے گئے ہیں۔ لفظ بلفظ ترجمہ میں ہر زبان کے عدد کے قوانین اور تذکیر و تانیث میں جو فرق پایا جاتا ہے، اس کا بھی پوری طرح خیال رکھا گیا ہے۔ اکثر مقالات پر عربی زبان کے واحد مونث کے صیغے کا ترجمہ دوسری زبانوں میں واحد مذکر اور جمع مذکر صیغوں میں ہی ہے۔ اس کے علاوہ ہر زبان میں صفت اور موصوف میں جو مقدم اور مؤخر کا فرق ہوتا ہے، ترجمہ میں اسے ہر جگہ اشاروں سے واضح کیا گیا ہے۔ (۲۷)

۱۹۔ تفسیر ''تنویر الایمان'' مولانا محمد عثمان نورنگ زادہ:

مولانا محمد عثمان نورنگ زادہ سندھ مدرسۃ الاسلام کراچی میں اسلامیات کے ساتھ تھے۔ اپنے وقت کے مشہور عالم، فقیہ اور مفسر گزرے ہیں۔ ترجمہ اور تفسیر آپ نے اپنے روحانی پیشوا پیر رشید الدین شاہ جھنڈے والے کی فرمائش پر لکھا۔ 25 پاروں کو مکمل کر سکے تھے۔ آپ کی وفات کے بعد آپ کے پوتے مولانا محمد نورنگ زادہ نے اسی طرز پر باقی کام مکمل کیا۔ آپ نے عالمانہ مقدمہ میں تلاوت قرآن کریم کے فضائل و مسائل، جمع و تدوین کی تاریخ اور اس پر وارد اعتراضات کے جوابات دیے ہیں۔ ہر سورت کا ترجمہ اور تفسیر بیان کی ہے۔ علم تفسیر کی روشنی میں ہر آیت کے شان نزول سے لے کر ناسخ و منسوخ آیات کی نشاندہی کی ہے۔ مولانا محمد عثمان کا یہ ترجمہ و تفسیر

سندھی زبان میں ایک بہترین کاوش ہے۔(۲۸)

۲۰۔تفسیر مفتاح رشد اللہ قاضی فتح محمد نظامانی:

قاضی فتح محمد نظامانی اپنے وقت کے جید علماء میں سے تھے۔ پیر رشید الدین شاہ جھنڈے والے نے اپنے بیٹوں سید رشد اللہ شاہ، محمد امام شاہ کو دینی تعلیم دینے کے لئے پیر جھنڈو میں مقرر کیا۔تفسیر مفتاح رشد اللہ پارہ 'الم' کا ترجمہ اور تفسیر ہے جو قاضی فتح محمد نے سید رشید الدین کی فرمائش پر لکھا تھا۔ترجمہ اور تفسیر کی ترتیب وہی ہے جو دوسرے سندھی علماء کے تراجم میں نظر آتی ہے۔(۲۹)

۲۱۔تفسیر کوثر شاہ مردان شاہ مولانا محمد صدیق نورنگ پوتہ:

مولانا محمد صدیق نے سورۂ فاتحہ کا ترجمہ وتفسیر لکھا ہے۔اس کے بعد ہر سورت کی آیت کا ترجمہ دے کر اس کی تفسیر بیان کی ہے۔چونکہ ''تفسیر کوثر شاہ مردان' انگریزوں کے ابتدائی زمانہ کی تفسیر ہے، اس لئے عبارت کا رنگ وڈھنگ متقدمین علماء والا نظر آتا ہے۔مولانا محمد صادق نے آخوند عزیز اللہ مٹیاروی کے ترجمہ سے راہنمائی لی ہے، لیکن کافی جدت بھی پیدا کی ہے۔سندھی نثر کی عبارت میں زیریں سندھ کا لہجہ استعمال کیا ہے۔(۳۰)

یہ تفسیر پیر حزب اللہ شاہ پاگارہ کے حکم سے لکھا گیا ہے۔

ان تراجم وتفاسیر کے علاوہ بھی کئی مکمل یا نامکمل تراجم وتفاسیر سندھی زبان میں موجود ہیں، جن میں مولانا محمد فضل اور سید محمد فاضل شاہ کی تفسیر ''فاضلین'' مخدوم مہرو دل کی تفسیر ''رغبۃ الطالبین''، قاضی عبدالکریم کی ''تفسیر کریمی''، مخدوم عبداللہ نرئی والے کی تفسیر ''احسن القصص''، مولانا محمد ادریس ڈاہری کی ''احسن البیان فی تفسیر القرآن''، مولانا محمد خان لغاری مرتضائی کی ''تفسیر ضیاء الایمان''، مخدوم محمد شفیع صدیقی کا ترجمہ وتفسیر پارہ الم، مولانا احمد نورنگ پوتہ کا پارہ ''عم'' کا ترجمہ وتفسیر بنام تفسیر احمدی، مخدوم اللہ بخش کھوڑوی کی ''تفسیر تسہیل القرآن''، مولانا عبدالخالق کنڈیاروں کی سورۃ کوثر کی تفسیر ''حیات ملت'' اور ''تفسیر معارف القرآن''، مولانا علی محمد مہیری کا سورۃ الفتح کا منظوم ترجمہ وتفسیر، فقیر ہدایت علی تارک کی ''آثار العرفان فی تفسیر الفرقان''، مولانا عبیداللہ سندھی کی ''تفسیر تمدن عرب، تفسیر جنگ انقلاب'' اور ''الہام الرحمٰن فی تفسیر القرآن''،

مولانا عبداللہ کھڈہری کا ''بیان القرآن''، مولانا غلام مصطفیٰ قاسمی کی ''روائع البیان فی تفسیر القرآن''، مولانا عبدالہادی جتوئی کی ''تفسیر عرفان القرآن'' مولانا عبداللہ چانڈیو کی ''الظہور فی تفسیر سورۃ النور'' مولانا رحیم بخش قمر لاکھو کی ''تفسیر خزائن الرحمٰن''، علامہ سید بدیع الدین شاہ راشدی کی تفسیر ''بدیع التفاسیر'' علامہ سید محب اللہ شاہ راشدی کی ''المنہج الاقوم فی تفسیر سورۃ مریم'' مولانا خیر محمد نظامانی کی تفسیر پارہ عم اور مولانا محدم عمر جونیجو کا پارہ عم کا ترجمہ ''مطالب القرآن'' شامل ہیں۔

ان کے علاوہ بعض اردو تراجم و تفاسیر کے سندھی میں تراجم کیے گئے ہیں، ان میں مولانا ابوالاعلیٰ مودودی کی تفسیر ''تفہیم القرآن'' کا سندھی ترجمہ از مولانا جان محمد بھٹو اور حکیم امیر الدین مہر، مولانا احمد رضا خان بریلوی کے کنز الایمان کا ترجمہ از مفتی عبدالرحیم سکندری، مولانا شبیر احمد عثمانی کی تفسیر عثمانی کا ترجمہ از مولانا محمد رمضان مہیری اور محرم علی تگو، مولانا عبدالستار دہلوی کے ''فوائد ستاریہ'' کا ترجمہ از مولانا امام الدین جونیجو، تفسیر ابن کثیر کا ترجمہ از انجینئر عبدالمالک میمن شامل ہیں۔ نیز مولانا عبداللہ تنیو، پروفیسر احمد علی انصاری، پیر عبدالوحید جان سرہندی، ڈاکٹر امیر الدین مہر، غلام مصطفیٰ دادوی، عبدالرؤف سومرو، مولانا محمد اکبر مری، مولانا اللہ نواز ہرل، مولانا محمد خان محمدی وغیرہ کے سندھی تراجم بھی قابل ستائش کاوشیں ہیں۔(۳۱)

حواشی وحوالہ جات

۱: النحل

۲: بزرگ بن شہریار ''عجائب الہند'' لیدن، سید سلیمان ندوی ''عرب وہند کے تعلقات'' 342،
سید ابوظفر ندوی ''تاریخ سندھ'' 357

۳: آخوند عزیز اللہ ''ترجمہ قرآن کریم'' کریمی پریس بمبئی

۴: محمد صدیق نورنگ ''قرآن مجید مترجم ومحشی''، مطبع حسینی بمبئی

۵: مولانا غلام مصطفیٰ قاسمی مقدمہ ''تفسیر ہاشمی'' ص 17

۶: سید تاج محمود امروٹی ''قرآن پاک مترجم'' تاج کمپنی لاہور، سید محمود شاہ بخاری ''وطن کی
آزادی کا امام'' شہباز پبلی کیشن حیدرآباد

۷: سید تاج محمود امروٹی ''تذکیر المؤمنین فی تفسیر سورۂ یٰسین''، محمود المطابع امروٹ

۸: سید تاج محمود امروٹی ''نور الایمان فی تفسیر عروس القرآن'' محمود المطابع امروٹ

۹: قاضی عبدالرزاق ''قرآن مجید مترجم'' عباسی کتب خانہ کراچی

۱۰: ایضاً قرآن کمپنی حیدرآباد سندھ

۱۱: ایضاً شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور

۱۲: ایضاً ''تفسیر معلم القرآن'' الوحید پرنٹنگ پریس کراچی

۱۳: ایضاً ''تفسیر فتح الرحمٰن'' مدینہ دارالاشاعت کراچی

۱۴: مولانا محمد مدنی ''قرآن مجید مترجم'' ایجوکیشنل پریس کراچی

۱۵: ایضاً ''ترجمۃ القرآن مع تفسیر القرآن'' شیخ عبداللہ نومسلم کراچی

۱۶: عبدالرحیم مگسی ''مقبول عام قرآن پاک مترجم'' صابر پریس کراچی

۱۷: ایضاً ''دلائل الایمان بتفسیر القرآن'' قومی کتب خانہ کراچی

۱۸: مولانا احمد ملاح ''نور القرآن'' مہران آرٹس کونسل حیدرآباد
۱۹: عبدالعزیز عرب ''قرآن پاک مترجم'' مقبول عام کتب خانہ سکھر
۲۰: نورمحمد عادل پوری ''قرآن پاک مترجم'' کریمی پریس لاہور
۲۱: قاضی شرف الدین ''ترجمہ قرآن مجید'' مخطوط انسٹیٹیوٹ آف سندھالاجی، سندھ یونیورسٹی جامشورو
۲۲: شاہ محمد پیرزادہ ''ترجمہ قرآن کریم'' چندن پریس حیدرآباد
۲۳: مولانا محمد عالم سومرو ''ترجمہ قرآن کریم'' قومی ہجرہ کونسل اسلام آباد
۲۴: مولانا عبدالغفور کھڈے والے ''ترجمہ قرآن مجید'' سندھ ماڈرن پبلشنگ ہاؤس کراچی
۲۵: علامہ علی خان ابڑو ''تفسیر المنیر'' سندھیکا اکیڈمی کراچی
۲۶: مولانا عبدالکریم قریشی ''ترجمہ قرآن الکریم'' اسریٰ فاؤنڈیشن حیدرآباد
۲۷: غلام اصغر ونڈیر ''ترجمہ قرآن کریم'' قرآن کونسل گڈو
۲۸: مولانا محمد عثمان نورنگ زادہ ''تفسیر تنویر الایمان'' محمد عظیم اینڈ سنز شکارپور''
۲۹: قاضی فتح محمد نظامانی ''مفتاح رشد اللہ'' زیب ادبی مرکز حیدرآباد
۳۰: مولانا محمد صدیق ''تفسیر کوثر مردان شاہ'' قرآن پریس حیدرآباد
۳۱: ڈاکٹر عبدالرزاق گھانگھرو ''قرآن مجید کے سندھی تراجم اور تفاسیر'' مہران اکیڈمی شکارپور
مولانا غلام مصطفیٰ قاسمی ''مقالات قاسمی'' سیارہ ڈائجسٹ ''قرآن نمبر'' لاہور

فہرس المراجع والمصادر

القرآن الکریم، کلام اللہ منزل من رب الرحیم
ابڑو ''تفسیر المنیر'' سندھیکا اکیڈمی کراچی 1996ء
آخوند عزیز اللہ ''ترجمہ قرآن کریم'' کریمی پریس بمبئی 1320ھ
امروٹی تاج محمود سید (i) ''قرآن پاک مترجم'' تاج کمپنی لاہور (ii) ''تذکیر المؤمنین فی تفسیر سورۃ یٰسین'' محمود المطابع امروٹ 1901ء (iii) ''نور الایمان فی تفسیر عروس القرآن'' محمود المطابع

امروٹ 1901ء
بخاری محمود شاہ سید ''وطن کی آزادی کا امام'' شہباز پبلیکیشن حیدرآباد 1954ء
پیرزادہ شاہ محمد ''ترجمہ قرآن کریم'' چندن پریس حیدرآباد 1947ء
الرامہرمزی بزرگ بن شہریار ''عجائب الہند برہ و بحرہ و جزائرہ'' لیدن 1886ء
سومرو محمد عالم ''ترجمہ قرآن مجید'' قومی ہجرہ کونسل اسلام آباد 1983ء
عادل پوری نور محمد ''قرآن پاک مترجم'' کریمی پریس لاہور 1930ء
عرب عبدالعزیز ''قرآن پاک مترجم'' مقبول عام کتب خانہ سکھر
عبدالغفور مولانا کھڈہ والے ''ترجمہ قرآن مجید'' سندھ ماڈرن پبلشنگ ہاؤس کراچی
قاسمی غلام مصطفیٰ مولانا (۱) ''مقدمہ تفسیر ہاشمی'' سندھی ادبی بورڈ جامشورو (۲) مقالات قاسمی
قرآن نمبر سیارہ ڈائجسٹ لاہور
قاضی عبدالرزاق (1) ''قرآن مجید مترجم'' عباسی کتب خانہ کراچی 1968ء (2) ''قرآن مجید مترجم'' قرآن کمپنی حیدرآباد سندھ (3) ''قرآن مجید مترجم'' شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور (4) ''تفسیر معلم القرآن'' الوحید پرنٹنگ پریس کراچی 1947ء (5) ''تفسیر فتح الرحمٰن'' مدینہ دارالاشاعت کراچی 1954ء
قاضی شرف الدین ''ترجمہ قرآن مجید'' مخطوط انسٹیٹیوٹ آف سندھالاجی جامشورو
ریشی مولانا عبدالکریم ''ترجمہ قرآن کریم'' اسرار فاؤنڈیشن حیدرآباد 1996ء
گھانگھرو عبدالرزاق ''قرآن پاک کے سندھی تراجم اور تفاسیر'' مہیران اکیڈمی شکارپور
مدنی مولانا محمد (1) قرآن مجید مترجم ایجوکیشن پریس کراچی 1376ھ (2) ''ترجمۃ القرآن مع تفسیر القرآن'' شیخ عبداللہ نومسلم کراچی 1936ء
مگسی عبدالرحیم مولانا (1) ''مقبول عام قرآن پاک مترجم'' صابر پریس لاہور 1358ء (2) ''دلائل الایمان بتفسیر القرآن'' قومی کتب خانہ کراچی 1947ء
ملاح احمد مولانا ''نور القرآن'' مہران آرٹس کونسل حیدرآباد 1980ء
ندوی سید سلیمان ''عرب و ہند کے تعلقات'' اردو اکیڈمی کراچی

ندوی ابوظفر سید ''تاریخ سندھ''
نورنگ زادہ محمد صدیق مولانا(1) ''تفسیر کوثر شاہ مردان'' قرآن پریس حیدرآباد 1963ء (2) ''قرآن مجید مترجم محشی''، مطبع حسینی بمبئی 1317ھ (3) ''تفسیر تنویر الایمان'' محمد عظیم اینڈ سنز شکارپور 1986ء
نظامانی فتح محمد قاضی ''مفتاح رشد اللہ'' زیب ادبی مرکز حیدرآباد 1991ء
وڈیر غلام اصغر علی ''ترجمہ قرآن کریم'' قرآن کونسل گڈو 1996ء

❁❁❁❁